آئین

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۹۷۳ء

[redacted]

نیا ایڈیشن

تجزیہ و تبصرہ

از

صفدر حیات صفدر

نیو بک پیلس ـــ چوک اردو بازار لاہور

[redacted]

کتاب	پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء
تالیف	صفدر حیات صفدر
ناشر	نیو بک پیلس چوک اردو بازار لاہور
پریس	ندرت پرنٹرز لاہور
[redacted]	[redacted]
کتابت	حافظ رفیق احمد
تعداد	۵۰۰

[redacted]

آئین کے نمایاں خصوصیات

ہر آئین کی خصوصیات جداگانہ حیثیت کی حامل ہوتی ہیں موجودہ دستور کی خصوصیات کچھ یگانہ صفت بھی ہیں اور کچھ عمومی بھی بحیثیت مجموعی یہ آئین ایک بہتر آئین ہے آئین ۲۸۰ دفعات پر مشتمل ہے۔

دیباچہ

عموماً دستور بھی دیباچہ ہوتا ہے، موجودہ پاکستانی آئین کا بھی دیباچہ ہے جس میں قرارداد مقاصد کو جگہ دی گئی ہے۔ اور حاکمیتِ اعلیٰ کا منبع خدائے بزرگ و برتر کی ذات کو قرار دیا گیا ہے۔ قرارداد مقاصد کو مارچ ۱۹۴۹ء میں قائدِ ملت لیاقت علی خان نے مولانا شبیر احمد عثمانی کی مدد سے تیار کروایا تھا۔ دراصل مسلمانانِ برصغیر نے پاکستان اسلامی آئیڈیالوجی کی خاطر حاصل کیا تھا اور نظریۂ اسلام کے فروغ، اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے اور مملکت کی بنیاد میں اسلام کے رول کو نمایاں کرنے کی خاطر اسلامی اصولوں کو قراردادِ مقاصد کی شکل میں آئین کے دیباچہ میں شامل کرایا۔ اس قرارداد کو ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے دساتیر میں بھی جگہ دی گئی تھی۔ موجودہ دستور میں بھی اسے جگہ دی گئی ہے آئین کی منظوری کے وقت وزیرِ اطلاعات و نشریات، حج و اوقاف جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کی تحریک پر اس قرارداد میں ایک ترمیم کی گئی۔ جو اختیاراتِ خداوندی کے سلسلہ میں تھی۔ مولانا موصوف کا موقف تھا کہ خدا حاکمِ مطلق ہے اور وہ اپنے اختیارات کسی کو منتقل نہیں کرتا۔ قراردادِ مقاصد کی حیثیت اپنی جگہ مسلم ہے اور ترمیم کے سلسلہ میں بحث خالص علمی نوعیت کی ہے جس کا تعلق قانون سے ہے اور یہاں طوالت مانع ہے دستور میں اس قرارداد کی موجودگی سے طمانیت کا احساس ہوتا ہے۔ اس قرارداد سے بردباری، انسانی مساوات، عدلِ اجتماعی اور اسلامی طرزِ حیات کے جذبات سامنے آتے ہیں جنہیں دستور کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس میں یہ حقیقت تسلیم کی گئی ہے کہ ساری کائنات صرف اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہے۔ مملکت پاکستان کے لوگ اللہ کی بتائی ہوئی حدود کے اندر رہتے ہوئے اسے ایک مقدس امانت جان کر عمل میں لائیں گے جمہوریت مساوات آزادی رواداری اور معاشرتی انصاف کے اسلامی اصولوں کی پابندی کریں گے اس مملکت کے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ

ؔ صدارتی احکام، قواعد، صدر کے آرڈیننس اور جدول اوّل میں مذکورہ دیگر امور بھی شامل دستور ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو قرآن حکیم اور سنتِ رسول میں بیان کی ہوئی اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق ڈھال لیں گے ۔ وہ قائدِ اعظم کے اعلان کی روشنی میں ایک ایسی مملکت تعمیر کریں گے جو معاشرتی انصاف کے اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہوگی اور جہاں مساوات پر مبنی معاشرہ تخلیق کیا جائے گا ۔

۲۔ بنیادی حقوق

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں بنیادی حقوق سے متعلق ایسی دفعات رکھی گئی ہیں جو عوام کی ان خواہشات کی ترجمان ہیں جو برسوں سے ان کے دلوں میں پرورش پا رہی تھیں ان حقوق کے سبب ایسا معاشرہ وجود میں آسکتا ہے جو مفاہمت، سچائی، جمہوریت، سماجی انصاف، راست روی اور باہمی تعاون و معاونت پر مشتمل ہو

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق کسی بھی ترقی پسند دستور کی روح ہوتے ہیں بنیادی حقوق ایسی قوت محرکہ ہیں جن سے مقننہ کی حدود پر پابندی لگتی ہے ۔ موجودہ آئین کے مطابق بنیادی حقوق کا تحفظ حکومت کا کام ہوگا ۔ ان حقوق میں مساوی درجے اور مواقع، سماجی اقتصادی اور سیاسی انصاف، عقیدے، اظہارِ رائے، مذہب، افکار، عبادت، اجتماع اور انجمن سازی کی آزادیاں شامل ہیں ۔

بنیادی حقوق کے سلسلے میں ہر شخص قانون کی نظر میں برابر ہوگا ۔ تجارت، کاروبار، پیشے کے انتخاب کی آزادی ہوگی ۔ اقلیتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے جنس کی بنیاد پر کسی سے کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے گا ۔ قانونی ضروریات کے سوا کسی بھی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہ رکھا جا سکے گا ۔ غلامی، بیگار اور بچوں سے مزدوری ممنوع قرار پائی ہے ۔ دوہری سزا، سابقہ مدت سے سزا کا آغاز، نقل و حرکت کی پابندی، تفریحی مقامات تک رسائی میں رکاوٹ اور احترامِ آدمیت کی تضحیک ممنوع قرار دی گئی ہے ۔ انتخابی اداروں میں ثقافت، زبان، عقیدہ اور مذہب کی بنا پر امتیاز برتنے کے خلاف تحفظ کیا جائے گا ۔ مذہبی ادارے چلانے، مذہب کی تعلیم حاصل کرنے اور جائیداد کے حقوق کے لیے آئینی تحفظات موجود ہیں غرضیکہ موجودہ آئین میں اس امر کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل ہوں اس سلسلہ میں عدلیہ سے رجوع کرنے کا حق خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے ۔

۳۔ اقلیتوں کے حقوق

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دیباچۂ آئین اور پالیسی وضع کرنے کے اصولوں میں اقلیتوں کے حقوق کی وضاحت

کر دی گئی ہے ۔ پاکستان کے آئین میں اکثریتی اور اقلیتی ہر فرقے کو مساوی حقوق حاصل ہیں ایسا ہونا بھی چاہیئے مسلمان بھی ہندوستان میں اقلیت میں تھے اور امتیازی سلوک کا شکار ہوتے رہتے تھے قیام پاکستان کے بعد یہ ضروری امر تھا کہ اقلیتوں کا خیال رکھا جائے ۔ اور امتیازی سلوک روا نہ رکھا جائے ۔ اور ان کو اکثریت کے مساوی حقوق دیئے جائیں ۔ اس دستور میں اقلیتوں کو مذہبی، ثقافتی اور تمدنی آزادی ہو گی انہیں اپنے اظہار خیال، اظہار یقین وعقیدہ، عبادات اور اجتماع کی آزادی دی گئی ہے بمطابق آئین ہر شہری قانون اور امن عامہ کے دائرے اور اخلاقیات کی حدود میں رہ کر اپنے مذہب کی پیروی کرے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ضروری اقدامات کرنے کا مجاز ہو گا ہر مذہبی گروہ اپنے مذہبی اداروں کو چلانے کا حقدار ہو گا ۔ کسی اقلیت کو مجبور نہ کیا جائے گا کہ وہ اپنے مذہب کے بجائے کسی دوسرے مذہب کی اشاعت میں رقم خرچ کرے ۔ کسی تعلیمی ادارے میں ایسی مذہبی تعلیم تقریب یا عبادت میں کسی شخص کی شرکت ضروری نہ ہو گی جس کا اس کے اپنے مذہب سے تعلق نہ ہو ہر فرقہ اپنے مخصوص تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کا حق ہو گا ۔ اس کے علاوہ کسی بھی فرقے کے مذہبی اداروں کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے یا ٹیکس میں رعایت دینے کے سلسلے میں کوئی تخصیص و تعصب روا نہ رکھا جائے گا ۔ اقلیتوں کے لیے جن جن حقوق کا ذکر کیا گیا ہے ان سے اقلیتوں کو تحفظات مل گئے ہیں اور انہیں کبھی مایوس اور بد دل ہو کر امتیازی سلوک کا شکوہ نہ کرنا پڑے گا ۔ یہ اس دستور کی خوبی ہے ۔

۴ ۔ حقوق جائیداد

موجودہ آئین کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اقتصادی اور سماجی انصاف کی خاطر کئی دفعات رکھی گئی ہیں ۔ جیسا کہ آئین میں مذکور ہے حکومت کوشش کرے گی کہ دولت ۔ وسائل تولید و تقسیم چند ہاتھوں میں تقسیم نہ ہو جائیں ۔ سب لوگوں کو خواہ سرکاری ملازم ہوں یا نہ ہوں لازمی بیمہ کی سہولت فراہم کی جائے گی ۔ سب لوگوں کو بلا امتیاز رنگ و جنس، نسل، خوراک، لباس، مکان، تعلیم اور طبی سہولتیں فراہم کرنے کی بھی بھرپور سعی کی جائے گی ۔ ربا کے خاتمے اور دیگر معاشرتی برائیوں کی بیخ کنی کے لیے متعدد دفعات رکھی گئی ہیں سماجی انصاف کی تکمیل کے لیے ذاتی ملکیت کی رکاوٹ کا مسئلہ بھی حل کر دیا گیا ہے ۔ پارلیمان کو ذاتی حد ملکیت کی تعیین کا حق دے دیا گیا ہے ۔ تاکہ وہ ایسے قوانین بنائے جن کے رُو سے ناجائز اور خلاف قانون اور کسب حرام سے حاصل شدہ املاک حکومت ضبط کر سکے اور مفاد عامہ کے لیے استعمال میں لا سکے ۔ بچوں اور عورتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے یہ معاملہ انسانی مسائل سے متعلق ہے اور اسے اس طرح حل کر دیا گیا ہے

کہ بچوں اور عورتوں کو اپنی عمر اور جنس کے مطابق مناسب کام دیا جائے مزید برآں عورتوں کو دورانِ زچگی مختلف سہولتیں بہم پہنچانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے تحفظ کی خاطر مختلف برائیوں کے سدِ باب کا انتظام بھی کیا گیا ہے اس سلسلہ میں منشیات کا استعمال، جوئے، جسم فروشی، مخرب اخلاق اشتہارات اور مواد کی چھپائی، اشاعت، تقسیم اور نمائش پر پابندی ہو گی۔ مملکت شراب کے استعمال پر طبی ضرورتوں اور غیر مسلموں کے مذہبی مقاصد کے سوا، پابندی عاید کرنے کی کوشش جاری رکھے گی۔

ان دفعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی دفعات کی پابندی ضروری خیال کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ غیر مشروع چیزوں پر پابندی لگانے کے اقدامات بھی کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

۵۔ اسلامی دفعات

دین اسلام پاکستان کی نظریاتی اساس ہے آئین نو میں پہلی بار دفعہ ۲ کے ذریعے دین اسلام کو مملکت کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صدر اور وزیر اعظم کو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ حلفیہ طور پر مندرجہ ذیل چیزوں پر ایمان رکھنے کا اقرار کرنا ہو گا۔

۱۔ توحیدِ الٰہی پر

۲۔ صحائف آسمانی پر جن میں قرآنِ حکیم آخری صحیفہ ہے۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر اور یہ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا

۴۔ یوم قیامت پر

۵۔ قرآن اور سنت کے تمام تقاضوں اور تعلیمات پر

ان چیزوں کے علاوہ حلفِ وفاداری کے جو متن صدر، وزیر اعظم، مرکزی وزراء، صوبائی گورنر، صوبائی وزراء، نیشنل اسمبلی کے ارکان اور سینیٹ کے ارکان کے لیے تجویز کیے گئے ہیں ان میں دیگر باتوں کے علاوہ اسلامی آئیڈیالوجی کی حفاظت کا اقرار بھی شامل ہے ان باتوں کے علاوہ عربی زبان کی تعلیم کے لیے خاص سہولتیں دی جائیں گی۔ قرآن پاک کی صحیح طباعت واشاعت کی ضمانت دی جائے گی۔

(اس سلسلہ میں مولانا کوثر نیازی صاحب نے قرآنِ پاک شائع کرنے والوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ آئندہ قرآن پاک میں غلطی کی موجودگی پبلشر کو مستوجب سزا قرار دیا جا سکے گا۔ انھوں نے تصویر پر قرآن پاک کی چھپائی بھی ممنوع قرار دینے کا اظہار کیا، اس دستور میں اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی جائے گی جن کے اراکین کا سربراہ عدلیہ سے متعلق کوئی شخص ہو گا۔

صرف یہیں پر بات ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایسے اقدامات کی ضمانت دی گئی ہے جن کی بدولت مسلمانانِ